بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورت پر غسل فرض ہو تو بچے کو دودھ پلا سکتی ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی عورت پر غسل فرض ہو تو کیا وہ اس حالت میں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے ؟

جواب

عورت پر غسل فرض ہو تو ایسی حالت میں بچے کو دودھ پلانے میں حرج نہیں کیونکہ ایسی حالت میں حقیقی طور پر بدن ناپاک نہیں ہوتا ، حکمی طور پر ہوتا ہے ۔

صحیح بخاری ، صحیح مسلم ، سنن نسائی ، مسند احمد ، مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں ہے : واللفظ للبخاري "عن أبي هريرة قال: لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا جنب فأخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فانسللت فأتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال: "أين كنت يا أبا هر" فقلت له فقال: "سبحان الله يا أبا هر إن المؤمن لا ينجس "" ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ، فرماتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ملے اس حال میں کہ میں جنابت کی حالت میں تھا ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑلیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلتا رہا ، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے ۔ پھر میں چپکے سے نکلا اور منزل میں آیا ، غسل کیا ، پھر حاضر ہو گیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے ۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : "اے ابوہریرہ ! کہاں تھے ؟ "میں نے (سارا واقعہ) عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "سبحان اللہ ، اے ابوہریرہ ! بے شک مومن نجس نہیں ہوتا ۔ (صحیح البخاري ، کتاب الغسل ، باب الجنب یخرج ویمشی فی السوق وغیرہ ، جلد 1 ، صفحہ 109 ، حدیث 281 ، دار ابن کثیر ، دمشق)

علامہ نورالدین ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات : 1014ھ/1606ء) اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں : "أي: لا يصير عينه نجسا... وفيه دليل على جواز تأخير الاغتسال للجنب وأن يسعى في حوائجه" ترجمہ : یعنی اس کی ذات نجس نہیں ہوتی ، اور اس حدیث میں جنبی کے لیے غسل میں تاخیر کرنے اور اپنی ضروریات کے کام کر سکنے کے جواز پر دلیل ہے ۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح ، کتاب الطہارۃ ، باب مخالطۃ الجنب وما یباح لہ ، جلد 2 ، صفحہ 434 ، دار الفکر ، بیروت)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات : 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں : "یعنی جنابت نجاست حقیقیہ نہیں تاکہ جنبی سے مصافحہ وغیرہ منع ہو ۔ ۔ ۔ اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوئے : ایک یہ کہ جنبی کا پسینہ یا جھوٹا نجس نہیں ۔

دوسرے یہ کہ غسل جنابت میں دیر لگانا جائز ہے۔ تیسرے یہ کہ جنابت کی حالت میں ضروری کام کاج کرنا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ جنبی سے مصافحہ معانقہ بلکہ اس کے ساتھ لیٹنا بیٹھنا جائز (ہے)۔" (مرآۃ المناجیح، جلد1، صفحہ262، مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1421ھ/2000ء) لکھتے ہیں: "حیض کی وجہ سے جو نجاست عورت پر طاری ہوتی ہے وہ حکمی ہے حقیقی نہیں، اس کا ظاہر جسم پاک اور صاف رہتا ہے۔ اسی کو حدیث میں فرمایا گیا: "إن حيضتك ليست في يدك تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں۔" اس کا مفاد یہی ہے کہ ہاتھ پاک ہے تو جیسے ہاتھ پاک ہے، اسی طرح اس کا سارا ظاہر جسم پاک ہے۔" (فتاوی جامعہ اشرفیہ، جلد5، صفحہ89، جامعہ اشرفیہ مبارک پور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1060

تاریخ اجراء: 24 رجب المرجب 1447ھ/14 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net